سوال

(11) امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ پڑھنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں اوراس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ کا پڑھنا خواہ صلوۃ سریہ میں ہو یا جہریہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ ولم یقرأفیھا بام القراٰن فھی خداج غیر تمام ثلاثال فقیل لابی ھریرۃ انا نکون وراء الامام فقال اقرأ بھا فی نفسک الحدیث رواہ مسلم عن عبادۃ بن الصامت قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القرأۃ فلما انصرف قال انی ارکم تقروٴن خلف امامکم قال قلنا یا رسول اللہ ای واللہ قال لاتفعلوا الا بام القراٰن فانہ لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بھا رواہ الترمذی وقال حدیث عبادۃ حدیث حسن (عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جوالحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بغیر فاتحہ کے نماز پڑھے وہ نماز ناقص ہے پوری نہیں ہے تین مرتبہ فرمایا، ابوہریرہ سے سوال کیا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں ؟ فرمایا اپنے دل میں آہستہ پڑھو، عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، تو آپ پر قرأت بوجھل ہوگئی جب فارغ ہوئے تو فرمایا! میں دیکھتا ہوں کہ تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول، آپ نے فرمایا! ام القرآن کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو، کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی) اور روایت کی گئی ہے حدیث اس باب کی حضرت عائشہ وانس وابوقتادہ وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے۔ اوراسی پر عمل ہے بہت سے صحابہ اورتابعین اور محدثین کا، جیسا کہ جامع ترمذی میں مسطور ہے باقی رہا حکم اس کا پس بعض قائل فرضیت کے ہیں اور بعض قائل استحباب کے ہیں، جیسا کہ امام ابوعیسیٰ ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں : قداختلف اھل العلم فی القرأۃ خلف الامام فرای اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعد ھم القرأۃ خلف الامام وبہ یقول مالک وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق ووروی عن عبداللہ بن المبارک انہ قال انا اقرأ خلف الامام والناس یقروٴن الاقوم من الکوفیین واری من یقرأ صلوہ جائزۃ وشدد قوم من اھل العلم فی ترک قرأۃ فاتحۃ الکتاب وان کان خلف الامام فقالوا لاتجزیٴ صلوۃ لابقرأۃ فاتحۃ الکتاب وحدہ کان اوخلف الامام وذھبوا الی ماروی عبادۃ بن صامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرأ عبادۃ بن صامت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف الامام انتھی (امام کے پیچھے الحمد پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی اکثریت الحمد پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام مالک، احمد بن حنبل، ابن مبارک، امام شافعی، اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے، عبداللہ بن مبارک نے کہا، میں امام کے پیچھے الحمد پڑھتا ہوں اور دسرے تمام لوگ بھی (ماسوائے کوفیوں کی ایک جماعت کے) پیچھے الحمد پڑھتے ہیں، میں اس آدمی کی نماز کو جائز سمجھتا ہوں جو امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھتا، لیکن اہل علم کی دوسری جماعت تو اس معاملہ میں بڑی سخت ہے۔ وہ ایسی نماز کو صحیح نہیں سمجھتے جس میں فاتحہ نہ پڑھی گی ہو، ان لوگوں نے عبادہ بن صامت کی حدیث اوران کے طرز عمل سے استدلال کیا ہے۔) اوردلائل دونوں طرف کے اپنی جگہ پر مذکور ہیں اوروہ روایات جو دوبارہ عدم جواز قرأت کے مروی ہیں وہ مقابلہ ان روایات صحیحہ کا نہیں کر سکتی ہیں۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3ص119۔120

محدث فتویٰ